آہستہ آہستہ گھر کر رہا ہے۔

ان کی نصرت الٰہی پر مزید تصدیق کرتے ہوئے قرآن کریم یوں گویا ہے۔

۱۔ارشادالٰہی ہے ﴿لا یستوی منکم من أنفق من قبل الفتح وقاتل أولئک أعظم درجة من الذین أنفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد الله الحسنی والله بما تعملون خبیر ۞﴾ (الحدید: ۱۰) ''تم میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے قبل (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا (بعد میں خرچ کرنے والا) اس کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ اللہ کے ہاں ان لوگوں سے کہیں زیادہ درجہ رکھتے ہیں جنہوں نے اس (فتح مکہ) کے بعد خرچ اور قتال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر دو فریق کو بہتری (جنت) کا وعدہ کر رکھا ہے۔''

۲۔﴿إن الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا بأموالھم وأنفسھم في سبیل الله والذین اٰووا ونصروا أولئک بعضھم أولیاء بعض﴾ (الأنفال: ۷۲) ''جن لوگوں نے ایمان لایا، ہجرت کی، تن من دھن سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔''

۳۔﴿لقد تاب الله علی النبي والمھاجرین والأنصار الذین اتبعوہ في ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انه بھم رؤف رحیم ۞﴾ (التوبة: ۱۱۷) ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی اپنے نبی پر اور مہاجرین وانصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں بھی نبی (علیہ السلام) کا ساتھ دیا، باوجود اس کے کہ بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بیشک وہ ان پر نہایت شفقت فرمانے والا اور مہربان ہے''۔

اقوال زرین

- ☆ ہر شے کا ایک حسن ہوتا ہے، نیکی کا حسن اس کی فوری ادائیگی ہے۔
- ☆ بغیر سوچے سمجھے بولنے والے کی اکثر باتیں تلوار سے بھی زیادہ گہرا زخم لگاتی ہیں۔
- ☆ حقیقی عظیم وہ ہے جسے لوگ بڑا سمجھیں، لیکن وہ خود کو بڑا نہ سمجھے۔
- ☆ دنیا سے اتنی محبت کر جتنا تجھے یہاں رہنا ہے۔ آخرت سے اتنی محبت کر جتنا تجھے وہاں رہنا ہے۔
- ☆ امید سے بڑھ کر کوئی جھوٹی اور موت سے بڑھ کر کوئی سچی چیز نہیں۔
- ☆ مذہب سے عاری شخص بے لگام گھوڑے کی مانند ہے۔

عبدالرحیم عبرش

کھیل وتفریح قسط:2

تفریح کا اسلامی تصور

ڈاکٹر حمید اللہ عبد القادر
(ایسوسی ایٹ پروفیسر جامعہ پنجاب)

{2} عہد نبوی کے کھیل:

[ا] پیدل دوڑ: حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اس (ایک صحابی رضی اللہ عنہ) سے دوڑ کا مقابلہ کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری مرضی ہے۔'' سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ مدینہ تک دوڑ لگائی اور اس پر غالب آیا۔ [صحیح مسلم، کتاب الجهاد ،حدیث:١٣٣، مع المنهاج ١٢/١٨٣ ـ مسند احمد ٤/٥٣]

[٢] گھوڑ دوڑ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گھوڑے دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک تربیت یافتہ (چھریرا)، دوسرا غیر تیار شدہ۔ رسول اللہ ﷺ دونوں قسم کے گھوڑوں کی الگ الگ دوڑ لگوایا کرتے تھے۔ چھریرے گھوڑوں کے لیے ''حفیاء'' مقام سے ''ثنية الوداع'' تک کا علاقہ مقرر تھا، جو کہ چھ سات میل دور ہے۔ جبکہ غیر تیار شدہ گھوڑوں کی دوڑ کے لیے ''مسجد بنی زریق'' تک مقرر تھا، جو کہ صرف ایک میل ہے۔ [صحیح البخاری ، کتاب الجهاد ،باب السبق بین الخیل]

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث سے مسابقت (گھڑ دوڑ) کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی فضول کام نہیں، بلکہ پسندیدہ جدوجہد ہے۔ جس سے جنگ اور دیگر ضروریات کے وقت اہم مقاصد کا حصول ممکن ہے۔ اور حسب ضرورت یہ مسابقت شرعاً استحباب اور جواز کے درمیان ہے۔ [نیل الاوطار ٨/ ٨٩]

[٣] اونٹ دوڑ:☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا نام ''العضباء'' تھا۔ کوئی دوسرا اونٹ اور اونٹنی اس سے بڑھ نہ پاتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور العضباء سے مقابلے میں غالب آیا۔ اس پر لوگوں نے پریشانی کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ پر حق ہے کہ وہ دنیا میں کسی بھی چیز کو سر بلند نہیں کرتا مگر اسے نیچا بھی دکھاتا ہے۔'' [صحیح البخاری ، کتاب الجهاد ، باب ناقة النبی ﷺ]

☆ دور نبوی کا یہ دوڑ مجاہدین اور ان کے اونٹوں کی مشق کے لیے ہوتا تھا۔ اس کا آج کے بدنام زمانہ اونٹ دوڑ سے کوئی تعلق نہیں، جس میں آج کے جہاد مخالف ''روشن خیال'' جوا بازی کرتے ہیں اور اس میں معصوم بچوں کو بھی ستایا جاتا ہے۔

[۴] **کشتی لڑنا:** محمدؒ بن علی بن رُکانہ کہتے ہیں: "**ان رکانة صارع النبی ﷺ فصرعه النبی ﷺ**" [ابوداؤد، کتاب اللباس ،باب فی العزائم] "**رکانہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی کی تو آپ ﷺ نے اس کو پچھاڑ دیا۔**"

یہ واقعہ عرب کے مشہور پہلوان رکانہ ؓ کے قبولیت اسلام سے پہلے کا واقعہ تھا۔ کئی بار اس نے آپ ﷺ سے شکست کھائی اور آپ ﷺ کا مقابلہ نہ کرسکا، اس کے بعد وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا۔ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: فیه دلیل علی جواز المصارعة بین المسلم والکافر، وهکذا بین المسلمین "[نیل الاوطار ۸/۱۰۵]

[۵] **تیراندازی:** سیدنا سلمۃ بن الاکوع ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو اسلم قبیلے کے ایک گروہ پر گزرے جو بازار میں تیراندازی کا مقابلہ کررہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "**ارموا بنی اسماعیل فان اباکم کان رامیاً**" [بخاری، کتاب الجهاد، باب التحریض علی الرمی] "**اے بنی اسماعیل! تیراندازی کیا کرو، یقیناً تمہارا باپ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) تیرانداز تھا۔**"

[۶] **برچھیوں کے ساتھ کھیلنا (نیزہ بازی):** **عن انس ؓ قال لما قدم رسول الله ﷺ المدینة لعبت الحبشة لقدومه فرحاً بذلک لعبوا بحرابهم** "[ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الغناء حدیث: ۴۹۲۲] "**رسول کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ کی آمد کی خوشی میں حبشیوں نے برچھیوں کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا۔**"

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ عید کے دن مسجد نبوی میں حبشیوں نے برچھیوں کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ نبی کریم ﷺ اور سیدہ عائشہؓ نے بھی اس مظاہرے کو دیکھا۔☆ [صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب ۲: الحراب والدرق یوم العید ۲/۵۱۰]

☆ اس طرح کی نمائش دیکھنے کے معاملے میں دو باتیں ضرور مدنظر رہنی چاہئیں:

(۱) خواتین کو صرف اس "کھیل" کے منظر سے دلچسپی ہو، کھیل کے بہانے "کھلاڑیوں" کو دیکھنے سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔ اس شرط کی طرف امام بخاریؒ نے بایں الفاظ اشارہ کیا ہے: "باب نظر المرأة الی الحبش ونحوهم من غیر ریبة" [بخاری کتاب النکاح مع الفتح ۹/۲۴۸]

(۲) کھلاڑیوں کی توجہ صرف اپنے "کھیل" کی طرف ہو، وہ عورتوں کو دیکھنے نہ پائیں۔ اس مقصد کے لیے حضرت عائشہؓ اپنے خاوند ﷺ کے پیچھے سے چھپ کر دیکھ رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ آپؓ سے بار بار دریافت کرتے تھے: اب بس کروگی؟ اور آپؓ صرف نبی ﷺ کی لحاظ داری کے امتحان کی خاطر مزید کچھ دیر لگا دیتیں۔ [بخاری مع الفتح ۲/۵۱۰]

عبدالوہاب خان

[۷] شکار کرنا: شکار عرب میں باذوق کاروبار یا ذریعہ معاش بھی تھا اور باعث تفریح مشغلہ بھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿واذا حللتم فاصطادوا﴾ [المائدۃ ۲] "جب تم حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) تو شکار کرو۔"☆

شکار سے متعلق تفصیلات کتب احادیث میں "کتاب الصید والذبائح" کے عنوان کے تحت دیکھ سکتے ہیں۔

[۸] کھیل اور انعامات: کھیلوں میں مقابلہ کروا کر جیتنے والوں کو انعامات دینا سنت میں ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ لگوائی اور جیتنے والوں کو انعام دیا۔ [مسند احمد]

شریعت کی نگاہ میں ناپسندیدہ کھیل:

اسلام میں منفی اثرات و تلخ نتائج کے حامل کھیلوں کو ناپسندیدہ اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

[۱] نردشیر: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "**من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله**" [موطأ امام مالکؒ، کتاب الجامع، باب ماجاء فی النرد ص: ۷۲٤] "جس نے نردشیر سے کھیلا، اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔" "نردشیر" ایک کھیل ہے (جو شطرنج اور تاش سے مشابہ ہے) اس کو اردشیر بن بابک شاہِ ایران نے ایجاد کیا تھا۔ اس کے مضر اثرات کی وجہ سے منع کیا گیا ہے۔

[۲] جوا: قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے: ﴿یایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون ۝﴾ [المائدۃ ۹۰]

"ایماندارو! بے شک شراب، جوا، بت اور قسمت آزمائی کے تیر پلید اور شیطانی کام ہیں، ان سے اجتناب کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

اس آیت کریمہ میں جن چیزوں کو حرام کر دیا گیا ہے، ان میں "جوا" بھی شامل ہے جو ایک برا کھیل ہے۔

[۳] کبوتر بازی: ایک شخص کو کبوتر بازی میں مصروف دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: "**شیطان یتبع شیطانة**" [ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی اللعب بالحمام] "شیطان شیطانہ کے پیچھے لگا ہوا ہے۔" اس کھیل میں کبوتر کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

[۴] جانور لڑانا: حدیث میں ہے: "نهى رسول الله ﷺ عن التحریش بین البهائم" [ابو داؤد، کتاب الجهاد، باب فی

☆ اس سے بہتر ترجمہ یہ ہو سکتا ہے: "جب تم (پوری طرح) حلال ہو جاؤ (یعنی احرام کھولنے کے بعد حدودِ حرم سے باہر پہنچ جاؤ) تو شکار کر سکتے ہو۔" کیونکہ اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام کھولنے کے بعد بھی حدود حرم کے اندر شکار کھیلنا سخت گناہ ہے۔ نیز اصول فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ "نہی" کے بعد وارد ہونے والے "امر" سے مراد صرف "اجازت" ہوتی ہے۔ (عبدالوهاب خان)

التحریش بین البھائم] ''رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا۔''

ان کھیلوں کی ممانعت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی شریعت میں ہر وہ کھیل حرام اور ممنوع ہے، جس میں انسان کے دل ودماغ، مال ومتاع، عزتِ نفس اور جسمانی صحت کو کسی قسم کے ضرر کا اندیشہ ہو۔ اسی طرح ہر وہ کھیل بھی منع ہے جس میں کسی جانور کو بے جا مشقت اور جسمانی اذیت پہنچتی ہو۔

قرنِ اول میں بچوں کی تفریحی سرگرمیاں:

[۱] **خوش رہنا:** اسلام نے خوش رہنے کو بچوں کا فطری حق تسلیم کیا ہے۔ ان سے شفقت اور پیار کا حکم دیا گیا ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک بدو آیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک بچے کا بوسہ لیا اور پیار کیا۔ اس پر بدو نے حیرت کے عالم میں کہا کہ ہم تو اس طرح بچوں سے پیار نہیں کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت چھین لی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں!'' [مسلم، کتاب الفضائل، رحمۃ النبی ﷺ للصبیان و العیال]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں سے خوب شفقت کرنا چاہیے اور انہیں خوش رکھنا چاہیے۔ سخت مزاجی اور ہر دم 'عبوساً قمطریراً'' کی کیفیت رکھنا شرعاً معیوب ہے۔ بیشک تربیت کے تقاضوں کے تحت کبھی سختی بھی کی جا سکتی ہے اور ایسا ضرور کرنا چاہیے۔ لیکن عموماً خوش گوار ماحول مہیا کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔

[۲] **کندھوں پر اٹھانا:** حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے حضرت حسنؓ کو کندھے پر اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''**اللّٰھم انی احبہ فاحبہ**'' [مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل الحسن و الحسین] ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اس سے محبت رکھیں۔'' ایک صحابیؓ نے اس کیفیت کو دیکھ کر کہا: ''بیٹے! آپ کتنی اچھی سواری پر سوار ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار خود بھی بہت ہی اچھا ہے۔'' [ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن بن علیؓ]

رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ سجدے میں تھے، حضرت حسنؓ آپ کی گردن مبارک پر چڑھے، جتنی دیر تک وہ خود نیچے نہ اترے، رسول اللہ ﷺ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا۔ [السیوطیؒ، تاریخ الخلفاء، ص ۱۸۹]

[۳] **کھلونے:** سیدہ عائشہؓ کی شادی کم سنی میں ہوئی تھی۔ آپ کہتی ہیں کہ میری سہیلیاں میرے پاس آکر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔'' [مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل عائشۃؓ]

[۴] **پرندوں سے کھیلنا:** حضرت انسؓ کا لڑکپن رسول اللہ ﷺ کے ہاں گزرا۔ آپؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم بچوں میں گھل مل جاتے تھے۔ حضرت انسؓ کا ایک چھوٹا بھائی ابوعمیرؓ بھی تھا۔ جو ایک چھوٹے پرندے 'نغیر'' سے کھیل رہا تھا۔ آپ

ﷺ نے خوش طبعی فرماتے ہوئے کہا: "**یا ابا عمیر! ما فعل النغیر؟**" [مسلم کتاب الادب، باب جواز تکنیه ما لم یولد] "اے ابوعمیر! نغیر نے کیا کیا؟" (یا نغیر کا کیا حال ہے؟) نغیر سرخ چونچ والا ایک چھوٹا پرندہ ہے۔☆

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچے پالتو پرندوں سے کھیل سکتے ہیں، البتہ پرندوں کو تکلیف دینے سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔

[۵] جھولے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سے نسبت طے ہوئی اور میری رخصتی کا وقت آیا تو میں اپنی ہمجولیوں کے ہمراہ جھولا جھول رہی تھی، جس کے الفاظ یہ ہیں: "**وانا علی ارجوحة**" [ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الارجوحة]

خواتین کی تفریحی سرگرمیاں:

صنف نازک کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں۔ عہد رسالت میں صحابیاتؓ ایسی دلچسپ سرگرمیاں اختیار کرتی تھیں، جو نسوانیت کی منافی نہ تھیں۔ ان میں سے بعض اہم تفریحی سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

[۱] ازدواجی مسرتیں: تفریحی سرگرمیوں میں مرد وزن کے باہمی تعلقات کو اہم مقام حاصل ہے۔ اسلام میں اس جائز تعلق کو "نکاح" کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کی ترغیب دلائی ہے۔ ایک سفر سے واپسی پر سیدنا جابر بن عبداللہؓ کو گھر جانے کی جلدی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جابرؓ کیا بات ہے؟ عرض کی: اللہ کے رسول (ﷺ)! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ بیوہ ہے یا کنواری؟ عرض کی: بیوہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "**فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبك**" [بخاری، کتاب النکاح، باب تزویج الثیبات ٩/ ٢٤] "کیوں نہ کنواری سے شادی رچائی، کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔" تلاعب باب مفاعلہ کا فعل ہے، جس میں فاعل اور مفعول کی شراکت ہوتی ہے۔ میاں بیوی دونوں ہی ایک دوسرے سے کھیلتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔

مباشرتی عمل میں لذت وتسکین عورت کا شرعی حق ہے، جو اسے ملنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا یہ حق پورا نہیں کر سکتا تو عورت خلع لے سکتی ہے۔ [مسلم کتاب النکاح، لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها]

[۲] آرائش وزیبائش: سجنا اور سنورنا عورت کا فطری حق ہے۔ قرآن مجید میں بھی زیورات کی نسبت صنف نازک کی طرف کی گئی

☆ نغیر کو بعض اہل لغت نے "**طائر یشبه العصفور، احمر المنقار**" کہا ہے [النهایة، مختار الصحاح] جوہری نے کہا ہے "اهل المدینة یسمونه البلبل" [الدمیری، حیاة الحیوان] اسی بناء پر مصباح اللغات وغیرہ میں اسے بلبل کہا گیا ہے۔

بلبل یا عندلیب ایک خوش آواز، چھوٹا، خاکستری رنگ کا پرندہ ہے۔ ایران میں پایا جاتا ہے۔ برصغیر میں سرخی مائل بھورے رنگ کا پرندہ بلبل کہلاتا ہے، جس کی دُم کے نیچے سرخی ہوتی ہے۔ اس کا اصل نام "گل دُم" ہے۔ (وارث سرهندی: علمی اردو لغات)